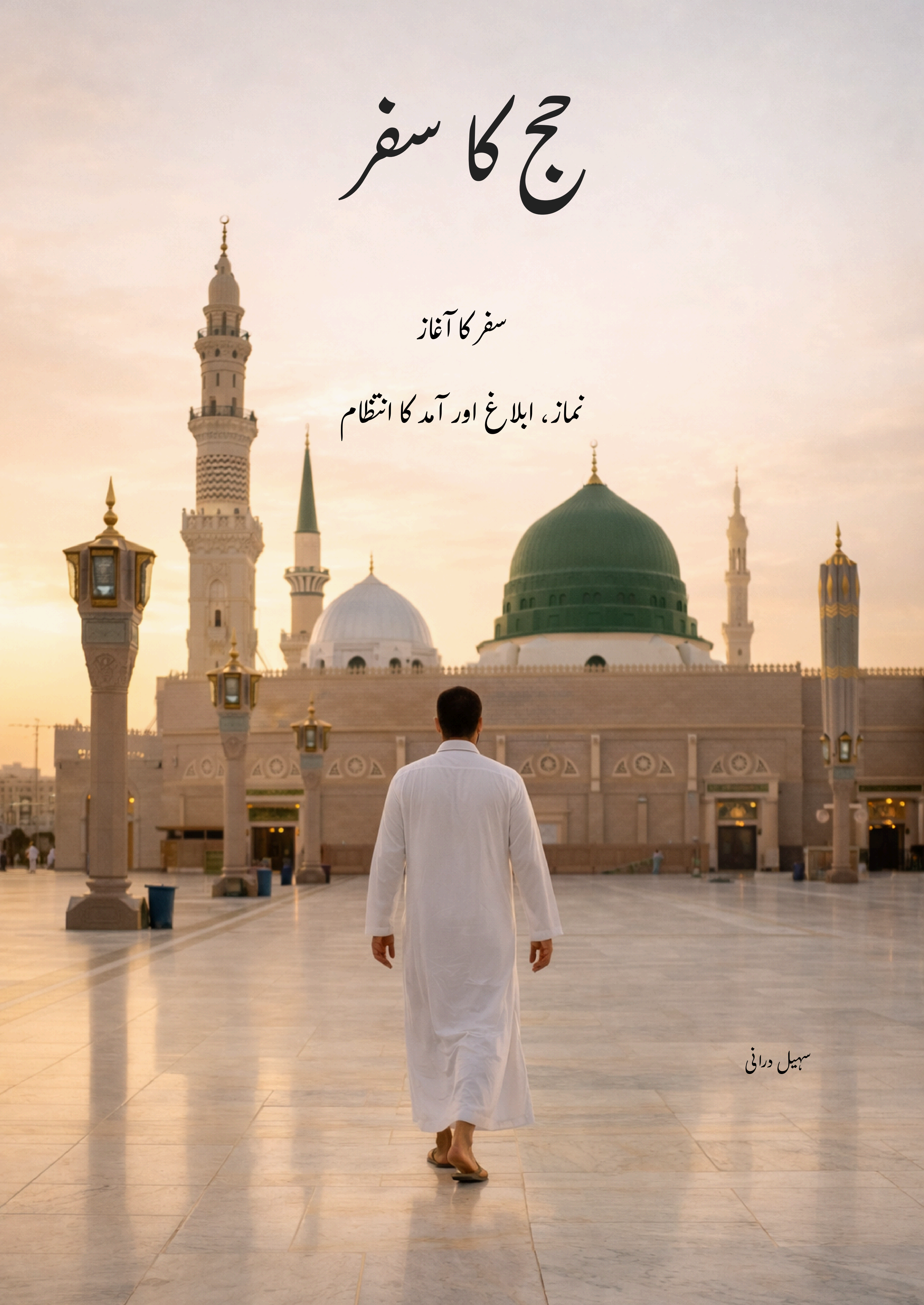

حج کا سفر

سفر کا آغاز

نماز، ابلاغ اور آمد کا انتظام

سہیل درانی

مصنف کا نوٹ

میں کوئی عالم نہیں ہوں۔ 2026 میں اپنے حج کے سفر کی تیاری کرتے ہوئے، میں یہ نوٹس بنا رہا ہوں تاکہ دوسرے لوگ بھی، جو میری طرح ہیں، ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

دینی احکام یا رہنمائی سے متعلق کسی بھی معاملے کے لیے، میں آپ کو سختی سے مشورہ دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقامی عالم یا مستند عالم سے مشورہ کریں۔ یہ کوئی فقہ کی کتاب نہیں ہے، اور نہ ہی کسی عالم نے اسے لکھا ہے۔ اس میں غلطیاں ہو سکتی ہیں، اور میں آپ کی اصلاحات کا خیر مقدم کرتا ہوں تاکہ ہم امت کے فائدے کے لیے اسے مل کر بہتر بنا سکیں۔

میں آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی قیمتی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ ہمارے حج کو قبول فرمائے، اسے ہمارے لیے آسان بنائے، اور ہمیں حج مبرور عطا فرمائے۔

آمین۔

مصنف کا نوٹ 2

تعارف 4

ہوا میں نماز: حقیقت کو سمجھنا 5

پرواز کا مخمصہ 5

مسافر کی نماز کا وہ سوال جو کبھی ختم نہیں ہوتا 6

مسافر کی نماز کے بارے میں آسان سچ 7

مسافر کی نماز اصل میں کب لاگو ہوتی ہے؟ 8

سنت نمازوں کی اہمیت 9

رابطے میں رہنا: موبائل فون اور سم کارڈ 10

اپنی مواصلاتی ضروریات کو سمجھنا 10

اپنی سعودی سم لینا 11

مفت کالنگ ایپس: واٹس ایپ پابندی 13

مدینہ میں آمد: آپ کے مقدس سفر کا آغاز 14

پرواز کا شیڈول اور وقت 14

ہوائی اڈے پر آمد: پرسکون رہنا 14

روانگی سے پہلے انتظار 15

ہوٹل کے انتظامات 16

اپنا کمرہ لینا: دو طریقے 16

اپنا کمرہ سمجھنا 17

اختتام: اپنے سفر کے لیے صحیح توجہ 20

فوری حوالہ گائیڈ 20

مراجع 22

تعارف

حج کا راستہ نیک نیتوں سے تو بنا ہے، لیکن یہی وہ جگہ ہے جہاں شیطان اپنے سب سے چالاک کھیل کھیلتا ہے۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے، لیکن شیطان آپ کو پرواز کے دوران نماز پڑھنے کی ترغیب دے گا۔ وہ آپ کے کان میں سرگوشی کرے گا: "آپ حج پر جا رہے ہیں! اور نماز نہیں پڑھیں گے؟" اور آپ سوچیں گے، "رکیں — شیطان مجھے نماز پڑھنے کو کہہ رہا ہے؟" جی ہاں، میرے دوست، کیونکہ شیطان صرف نیک کام سے نہیں روکتا — وہ کبھی کبھی غلط وقت یا غلط طریقے سے نیک کام کی ترغیب دیتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس سے بڑے مسائل پیدا ہوں گے۔

یہ باب ان عملی چیلنجوں پر روشنی ڈالتا ہے جن کا آپ پرواز پر سوار ہونے سے لے کر مدینہ کے ہوٹل میں قیام تک سامنا کریں گے۔ یہ محض لاجسٹک تفصیلات نہیں ہیں — یہ مواقع ہیں اپنی توجہ، وقار، اور روحانی سکون برقرار رکھنے کے، اس سفر کے دوران جو آپ کی زندگی کا سب سے یادگار سفر ہونا چاہیے۔

ہوا میں نماز: حقیقت کو سمجھنا

پرواز کا مخمصہ

ذرا یہ منظر تصور کریں۔ آپ ایک پرواز میں ۴۰۰ دیگر حجاج کے ساتھ ہیں، سب حج ادا کرنے جا رہے ہیں۔ نماز کا وقت آتا ہے۔ شیطان سرگوشی کرتا ہے: "اپنی نشست پر بیٹھ کر نماز کیسے پڑھیں گے؟ قبلہ کہاں ہے؟ میں نے سنا ہے جہاز میں جگہ ہے — کھڑے ہو کر ٹھیک سے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟"

یہ سمجھنا ضروری ہے: بیٹھ کر نماز پڑھنے کی یہ رخصت ہنگامی حالات کے لیے ہے، معمول کا طریقہ نہیں۔ جب رخصتیں عام ہو جاتی ہیں تو ان کی اہمیت کم ہو جاتی ہے، اور شیطان اسی نرمی کو ہمیں گمراہ کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ ایئرلائن کے عملے کے ارکان آپ کی خدمت کے لیے وہاں ہیں، اور وہ بہت کچھ برداشت کرتے ہیں کیونکہ آپ حاجی ہیں۔ لیکن انہیں تکلیف دینا — راہداریاں بلاک کرنا، گیلی میں نماز کی صفیں بنانے کی کوشش کرنا جہاں ۴۰۰ لوگوں کو کھڑا ہونا پڑے — یہ آپ کے حج کے سفر کا صحیح آغاز نہیں ہے۔

جہاز کی نشستوں کے درمیان وہ جگہ جہاں لوگ جوتے پہن کر چلتے ہیں؟ وہ نماز کی درست جگہ نہیں ہے۔ نماز کی ایک شرط یہ ہے کہ جگہ پاک ہو۔ آپ محض "اللہ اکبر" کہہ کر یہ نہیں مان سکتے کہ نماز ادا ہو گئی۔ یاد رکھیں، اللہ آپ کی جسمانی ورزش نہیں دیکھ رہا — وہ آپ کے دل کی کیفیت دیکھ رہا ہے۔ اللہ کا معاملہ دل کا معاملہ ہے۔

تو اپنی جگہ بیٹھ کر نماز پڑھیں، جیسے مسافر سفر میں نماز پڑ ھتے ہیں۔ راہداریوں میں نماز پڑ ھنے پر اصرار نہ کریں۔ بہت سے حجاج اس بارے میں عملے سے جھگڑتے ہیں، اور اگرچہ عملہ اسے برداشت کرتا ہے کیونکہ آپ حاجی ہیں، لیکن کسی کو بھی تکلیف دینا اس مقدس سفر کا صحیح آغاز نہیں ہے۔

مسافر کی نماز کا وہ سوال جو کبھی ختم نہیں ہوتا

یہاں ایک بات ہے جو آپ کو مسکرا دے گی: اگر حجاج مسافر کی نماز کی فکر میں جو محنت لگاتے ہیں اس کا صرف ۱۰ فیصد بھی اپنے حج کو واقعی بہتر بنانے میں لگائیں، تو یہ بہت اچھا ہو۔ میں سنجیدہ ہوں۔ لیکن اس کے بجائے، شیطان اتنا چالاک کھیل کھیلتا ہے کہ لوگ ایک سوال پر اٹک جاتے ہیں: "مسافر کی نماز کا کیا ہوگا؟"

ذرا سوچیں۔ حجاج کی اوسط عمر پچاس سال کے قریب ہے۔ کوئی پینتیس پر جاتا ہے، کوئی پچپن پر، لیکن اوسط پینتالیس سے پچاس ہے۔ پینتالیس سال کی زندگی میں، کیا آپ نے پہلے کبھی سفر نہیں کیا؟ آپ دوسرے شہروں میں شادیوں پر گئے، گئے یا نہیں؟ اس وقت آپ کی توجہ دولہا اور دلہن پر تھی، اور آپ نے نماز کے اوقات کی فکر نہیں کی۔ آپ نے پوری زندگی سفر کیا، لیکن اچانک یہ سوال سب سے بڑا بن جاتا ہے۔

بات یہ ہے کہ طنزیہ بات یہ ہے: آپ خاص طور پر نماز کے لیے سفر پر جا رہے ہیں۔ آپ مدینہ کیوں جا رہے ہیں؟ نماز کے لیے۔ مکہ کیوں؟ نماز کے لیے۔ منیٰ، عرفات، اور مزدلفہ کیوں؟ نماز کے لیے۔ پھر بھی حاجی کا واحد سوال یہ بن جاتا ہے: "مجھے مسافر کی نماز کے بارے میں بتائیں۔"

مسافر کی نماز کے بارے میں آسان سچ

ایک سادہ اصول کے ساتھ اسے بالکل واضح کر دیتے ہیں۔ اگر آپ گھر سے نکلیں اور ۹۲ کلومیٹر سے زیادہ سفر کریں (کچھ مذاہب ۸۵ کلومیٹر کہتے ہیں، لیکن آپ ہزاروں کلومیٹر سفر کر رہے ہیں، تو بال کی کھال مت اتاریں)، اور آپ کا ارادہ پندرہ دن سے کم رکنے کا ہو، تو آپ قصر نماز پڑ ھتے ہیں۔ اگر آپ پندرہ یا اس سے زیادہ دن رکنے کا ارادہ رکھتے ہیں، تو پوری نماز پڑ ھتے ہیں۔

قصر نماز کا مطلب کیا ہے؟ بس یہی: اللہ نے آپ کو اجازت دی ہے کہ چار رکعت نماز کو دو رکعت میں کم کریں۔ بس۔ اس سے زیادہ پیچیدہ کچھ نہیں۔

اب، آپ کے پورے حج کے سفر میں، آپ پندرہ دن سے کم کہاں رہیں گے؟ مدینہ میں۔ لیکن کیا آپ اپنے ہوٹل کے کمرے میں نماز پڑ ھنے مدینہ جا رہے ہیں، یا مسجد نبوی میں؟ جب آپ مسجد نبوی میں باجماعت نماز پڑ ھتے ہیں، تو مسافر کی نماز کا اطلاق ہی نہیں ہوتا۔ جماعت کی نماز میں آپ پوری نماز مکمل کرتے ہیں، چاہے چار رکعت ہو یا اس کے علاوہ۔

مدینہ میں اپنے قیام کے دوران، آپ پوری نماز پڑھیں گے۔ اگر یہ سوال بالکل پیدا ہو تو وہ خواتین کی طرف سے ہوگا، اور یہ سمجھ میں آتا ہے۔ خواتین کو یہ رخصت ہے کہ وہ چاہیں تو مسجد نبوی میں نماز پڑھ سکتی ہیں، لیکن اگر کوئی خاتون کسی بھی وجہ سے

اپنے ہوٹل کے کمرے میں نماز پڑھے، تو اسے اللہ کی طرف سے پوری ثواب ملتی ہے۔ جماعت ان پر واجب نہیں، نہ ہی مسجد تک پہنچنا۔

لیکن جب کوئی خاتون مسجد نبوی میں جانا چاہے اور اس کا ارادہ صرف آٹھ دن رکنے کا ہو، وہاں الگ انتظامات ہیں — مناسب پردے، مخصوص جگہیں، اور مخصوص داخلی راستے۔ وہ کہیں سے بھی داخل نہیں ہوگی یا مردوں میں نہیں پہنچے گی۔

مسافر کی نماز کا مسئلہ صرف اس وقت پیدا ہوتا ہے جب آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں، جماعت کے بغیر۔ جو مرد جماعت سے نماز پڑھتے ہیں ان کے لیے یہ پوری بحث بے معنی ہو جاتی ہے۔

مسافر کی نماز اصل میں کب لاگو ہوتی ہے؟

عملی بات کرتے ہیں۔ آپ حج کے ایام سے پہلے اور بعد مکہ کے عزیزیہ علاقے میں رہیں گے۔ چاہے آپ پہلی پرواز میں آئیں یا آخری میں، یہاں تک کہ سب سے کم مدت کے حج پیکج والے حجاج — وہ بیس روزہ سفر — غالباً مکہ میں پندرہ دن سے زیادہ رہیں گے۔ جب آپ عزیزیہ میں پندرہ دن گزار لیں، اور پھر منیٰ جائیں، تو آپ ایک ایسی جگہ جا رہے ہیں جو لکھنؤ میں منشی پلیا سے بھی قریب ہے۔ آپ دو گھنٹے میں پانچ چکر لگا سکتے ہیں۔ اتنی قریب ہے۔

تو پھر مسافر کی نماز اصل میں کب اہمیت رکھتی ہے؟ جب آپ اپنے گھر سے حج ہاؤس کی طرف روانہ ہوتے ہیں اور دونوں کے درمیان کافی فاصلہ ہو، اور راستے میں اکیلے نماز پڑھنی پڑے — وہ مسافر کی نماز ہے۔ ہوائی اڈے پر، جہاں مخصوص نماز کی جگہیں ہوتی ہیں (اور ہر بڑے ہوائی اڈے پر، چاہے لکھنؤ ہو، دہلی ہو یا ممبئی، یہ ہوتی ہیں)، اگر آپ اکیلے نماز پڑھتے ہیں، وہ مسافر کی نماز ہے۔ پرواز میں، اگر آپ چار رکعت والی نماز اکیلے پڑھ رہے ہیں، تو آپ دو رکعت پڑھ سکتے ہیں۔

لیکن یہاں ایک ذہین طریقہ ہے: اگر آپ کو لگتا ہے کہ ہوٹل پہنچ کر عشاء کی جماعت مل جائے گی، تو انتظار کریں۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں۔ مسافر کی نماز کی رخصت صرف اس وقت لاگو ہوتی ہے جب آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں۔

حج کے دوران ایک استثناء ہو سکتا ہے جب آپ مدینہ سے مکہ بس میں جا رہے ہوں۔ ۴۵۰ سے ۵۰۰ کلومیٹر کے اس سفر میں نماز کے لیے ایک توقف درکار ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کی بس کسی آرام گاہ پر رکے اور بس میں سوار سبھی مسافر ہوں، تو ان میں سے ایک امام بنے گا۔ چونکہ امام بھی مسافر ہے، چار رکعت کی نماز دو رکعت بن جائے گی۔

سنت نمازوں کی اہمیت

ایک اہم بات جسے اکثر نظرانداز کیا جاتا ہے: رسول اللہ ﷺ نے سفر میں فرض نمازیں قصر پڑھیں، لیکن آپ ﷺ نے کبھی سنت اور نفل نمازیں نہیں چھوڑیں۔ کبھی نہیں۔

ہمارے لیے رخصت یہ ہے کہ اگر آپ پرواز یا ٹرین پکڑنے کی جلدی میں ہوں، یا کوئی فوری معاملہ ہو، اور آپ سنت نمازیں چھوڑ دیں، تو کوئی گناہ نہیں، کوئی سزا نہیں۔ لیکن اگر آپ پڑھتے ہیں تو پوری ثواب ملتی ہے۔ اور مدینہ اور مکہ میں آپ سنت نمازیں کیوں چھوڑیں گے؟ آپ سنت کے شہر میں ہیں۔ وہاں سنت اور نفل نمازیں چھوڑنے کا ارادہ کیسے کر سکتے ہیں؟

تو مسافر کی نماز کے بارے میں: اگر آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں، تو چار کی جگہ دو رکعت پڑھیں۔ تین رکعت والی نمازیں تین ہی رہیں گی۔ اور جیسا کہ ہم نے سمجھایا، سنت، نفل، اور وتر معاف نہیں ہیں۔ عشاء کی نماز کے ساتھ آپ کو وتر بھی پڑھنی ہوگی۔

رابطے میں رہنا: موبائل فون اور سم کارڈ

اپنی مواصلاتی ضروریات کو سمجھنا

ہر کوئی پوچھتا ہے: "وہاں میرا فون کیسے کام کرے گا؟ واٹس ایپ کا کیا ہوگا؟" آپ اچھے فون لینے کے بارے میں مشورے سنتے ہیں، لیکن یہ اصل میں کیسے کام کرتا ہے؟ کیا آپ کو اپنی انڈین سم لے جانی چاہیے یا وہاں کوئی سم لینی چاہیے؟

یہ بہت واضح طریقے سے سمجھاتے ہیں۔ اپنی انڈین سم فعال رکھنے کی ضرورت آپ کی صورتحال پر منحصر ہے — سب کے لیے ضروری نہیں۔ مثال کے طور پر، اگر میں جاتا، تو میری انڈین سم ضروری ہوتی کیونکہ جو بھی مجھ سے رابطہ کرنا چاہتا ہے وہ صرف وہ نمبر جانتا ہے۔ مجھے اسے ہر قیمت پر فعال رکھنا ہوتا۔ لیکن میری اہلیہ کو اپنی انڈین سم کی ضرورت نہیں۔ ہم نے انہیں انٹرنیشنل روامنگ کی تکلیف نہ اٹھانے کا مشورہ دیا — ہم انہیں وہاں سعودی سم لے دیں گے کیونکہ انہیں بنیادی طور پر مجھ سے بات کرنی ہے۔ اگر وہ گھر فون کرنا چاہیں، تو سعودی سم سے کر سکتی ہیں۔ ہماری بیٹی کے ساتھ ویڈیو کال سعودی سم پر ٹھیک کام کرتی ہے۔

انڈین سم ان لوگوں کے لیے ضروری ہے جنہیں اس نمبر پر اہم پیغامات موصول ہونے ضروری ہیں — وہ لوگ جو ایسے کاروبار چلاتے ہیں جو حج کے دوران بند نہیں ہوتے، جنہیں آن لائن پیسے ٹرانسفر کرنے، ایس ایم ایس تصدیقی کوڈ حاصل کرنے، یا اہم کال لینے کی ضرورت ہے۔ اگر وہ آنے والے ایس ایم ایس پیغامات اور کالیں آپ کے لیے اہم ہیں، تو اپنی انڈین سم پر انٹرنیشنل روامنگ چالو کروائیں۔

ووڈافون، ایئرٹیل، اور جیو سبھی سعودی عرب میں سروس دیتے ہیں۔ ان کے پاس بیس سے چالیس دن تک کے پیکج ہیں۔ اگر کسی کو صرف بیس دن کا پیکج چاہیے، تو وہ لیں۔ چالیس دن کا چاہیے تو وہ لیں۔

پچھلے سال کے حجاج نے ووڈافون کی انٹرنیشنل روامنگ چالو کروائی — یہ شاندار تھی۔ ۳،۵۰۰ روپے میں انہیں چالیس دن کی سروس ملی۔ ان کا نمبر چالیس دن تک فعال رہا، اور ووڈافون نے ایک اضافی فائدہ دیا: انہوں نے آنے والی کالیں مفت کر دیں۔ ہندوستان سے کوئی بھی انہیں کال کرے، چاہے ایک گھنٹہ بات کرے، کوئی پیسے نہیں لگے — نہ کال کرنے والے کو، نہ وصول کرنے والے کو۔ یہ روامنگ کا آپشن ہے — جن کے لیے انڈین سم کام یا اہم رابطوں کے لیے ضروری ہے ان کے لیے لازمی ہے۔

اپنی سعودی سم لینا

اب، سعودی سم کیسے لیں؟ سعودی ہوائی اڈے پر پہنچنے پر دو لوگ "سم! سم! سم!" پکار رہے ہوں گے۔ ہوائی اڈے پر خریدنے کے بارے میں محتاط رہیں۔ وہاں سم نہ لیں۔ یہاں تک کہ اگر آپ بھاگ دوڑ میں خرید بھی لیں، تو آپ کے پاس فون کھولنے، پن ہٹانے، سم ٹرے نکالنے، نئی سم ڈالنے، اور اسے چالو کرنے کا وقت نہیں ہوگا۔ اگر آپ نے اسے چالو نہ کیا اور ۱۰۰ ریال (تقریباً ۲،۵۰۰ روپے) دے دیے، تو آپ کو پتہ نہیں چلے گا کہ یہ کام بھی کرتی ہے یا نہیں۔ آپ کے پاس جانچنے کا وقت نہیں ہوگا کیونکہ آپ کو ایک ہال میں لے جایا جائے گا، پھر بس میں بٹھایا جائے گا۔

تو سم لے کر بیگ میں ڈالنے کا کیا فائدہ؟ اس کے علاوہ، سعودی عرب میں اصل سم کارڈ مفت ہے۔ آپ صرف ریچارج کے پیسے دیتے ہیں۔ ہر حاجی ایک ویزے پر کسی ایک کمپنی سے دو سم کارڈ لے سکتا ہے۔ سعودی عرب میں چار بڑی ٹیلی کمیونیکیشن کمپنیاں ہیں: ایس ٹی سی، موبائلی، زین، اور سالم۔

کسی بھی کمپنی سے سم لے سکتے ہیں — سب اچھی ہیں۔ جیسے ہندوستان میں ووڈافون اور ایئرٹیل مشہور ہیں، سعودی عرب میں موبائلی اور ایس ٹی سی بہت مقبول ہیں۔ یہ سب کام کرتی ہیں۔ ایک کمپنی کا سگنل منیٰ میں بہتر ہو سکتا ہے، دوسری کا عزیزیہ میں، تیسری کا مدینہ میں — بالکل ویسے جیسے ہندوستان میں آپ کہتے ہیں "اس علاقے میں ووڈافون نہیں چلتا، لیکن جیو چلتا ہے۔"

سب سے بہتر طریقہ؟ ہوائی اڈے پر سم کارڈ نہ لیں۔ اپنے ہوٹل پہنچیں۔ اپنے کمرے میں جائیں۔ تھوڑا آرام کریں۔ اگلے دن، کوئی آپ کے ہوٹل میں کاؤنٹر لگائے گا۔ وہاں سے سم خریدیں۔ ان سے کہیں وہ سم لگا کر دیں۔ وہ آپ کو سب کچھ سمجھائیں: بیلنس کیسے چیک کریں، سگنل کیسے دیکھیں، ڈیٹا کتنا ہے کیسے جانیں۔

سعودی سم کے ساتھ ٹاک منٹ اور کافی انٹرنیٹ ڈیٹا ملتا ہے۔ انڈین رومنگ سم میں انٹرنیٹ کم ملتا ہے — زیادہ سے زیادہ ۲ یا ۴ جی بی ڈیٹا۔ آپ کو یقیناً سعودی سم کی ضرورت ہوگی کیونکہ اگرچہ ہوٹل اور کچھ جگہوں پر وائی فائی ملے گا، جب آپ منیٰ، عرفات، اور مزدلفہ میں ہوں گے، تو انٹرنیٹ قیمتی اور ضروری ہوگا۔

تو سمجھ لیں: آپ کو ضرور سعودی سم لینی چاہیے — یہ ضروری ہے۔ بس اپنی ضرورت اور بجٹ کے مطابق پیکج چنیں۔ سعودی عرب ہندوستان جیسا نہیں ہے جہاں آپ ڈیٹا ہر وقت چلاتے رہیں۔ وہاں ڈیٹا بند رکھیں۔ جب انٹرنیٹ کی ضرورت ہو، چالو کریں، اہم پیغامات چیک کریں، جو بھیجنا ہو بھیجیں، پھر بند کر دیں۔

سب سے بہترین طریقہ: جب آپ اپنے مدینہ یا مکہ کے ہوٹل کی عمارت میں ہوں، ہوٹل کے وائی فائی سے جڑ جائیں۔ وائی فائی مفت ہے، اور ہر ہوٹل میں ستونوں پر پاسورڈ لگا ہوتا ہے۔ بس وہاں جائیں، پاسورڈ نوٹ کریں، اپنے فون میں ڈالیں، اور آپ کا وائی فائی کام کر رہا ہے۔ مسئلہ حل۔

مفت کالنگ ایپس: واٹس ایپ پابندی

یہاں ایک اہم بات سمجھنا ضروری ہے: سعودی عرب میں واٹس ایپ کالنگ پر پابندی ہے۔ آپ واٹس ایپ کال بالکل نہیں کر سکتے — نہ آڈیو، نہ ویڈیو۔ آپ جتنا چاہیں جڑنے کی کوشش کریں، صرف اپنے آپ کو مایوس کریں گے۔ ہندوستان میں لوگ آپ کی واٹس ایپ کال آتے دیکھیں گے۔ انٹرنیٹ کال کا سسٹم ایسا ہے کہ ہلکا سا چھ بھی رنگ ٹون چلا دیتا ہے۔ جب آپ اپنے ہندوستانی رشتہ داروں کے لیے وہ بٹن دباتے ہیں، تو ہندوستان میں انہیں رنگ سنائی دے گی۔ وہ "ہیلو؟ ہیلو؟" کہیں گے۔ آپ "ہیلو؟ ہیلو؟" کہیں گے — لیکن کوئی آواز نہیں آئے گی۔ واٹس ایپ کالنگ پر پابندی ہے۔

بہتر حل؟ ہم نے آپ کو چار متبادل دیے ہیں: آئی ایم او، بوٹیم، گوگل میٹ، اور ٹیلیگرام۔ آئی ایم او ہندوستان میں پہلے سے بہت مشہور ہے۔ زیادہ تر لوگ جن کے رشتہ دار ہندوستان سے باہر رہتے ہیں، ان کے فون میں آئی ایم او ہوتا ہے (کچھ اسے "ایمو" یا "آئی ایم او" کہتے ہیں)۔ یہ بہترین کام کرتا ہے۔ اگر آپ اپنے فون پر آئی ایم او انسٹال کریں اور اسے استعمال کرنے کی مشق کریں — ابھی شروع کریں۔ اپنے فون پر اور ان لوگوں کے فون پر بھی انسٹال کریں جن سے آپ رابطے میں رہنا چاہتے ہیں۔

اکثر حجاج وہاں پہنچ کر کہتے ہیں، "بھائی، اس پر آئی ایم او انسٹال کریں۔" ہم نے کر دیا۔ لیکن پھر ان کی اہلیہ کے فون میں گھر پر آئی ایم او نہیں ہے۔ وہ کیسے بات کریں گے؟ دونوں کام کرنے ہوں گے: اپنے فون پر اور اپنے آس پاس کے سبھی لوگوں کے فون پر بھی انسٹال کریں جن سے آپ رابطہ رکھنا چاہتے ہیں۔ ابھی سے اس پر بات کرنا شروع کریں۔ اس سے مشق کریں۔ جب آپ سعودی عرب میں ہوں گے تو مواصلات بہت آسان ہوگا کیونکہ وائی فائی ہر جگہ دستیاب ہے۔ وائی فائی سے جڑیں، آئی ایم او پر بات کریں، اور آپ اپنا خریدا ہوا انٹرنیٹ ڈیٹا اور ٹاک منٹ دونوں بچائیں گے۔

جب آپ ہوٹل کی عمارت سے باہر ہوں، تب اپنا ڈیٹا چالو کریں، ضروری کالیں کریں، اور ختم کریں۔ واضح ہوا؟

مدینہ میں آمد: آپ کے مقدس سفر کا آغاز

پرواز کا شیڈول اور وقت

ہمارے گروپ میں، لکھنؤ سے سفر کرنے والے زیادہ تر لوگوں کی پرواز حج کے موسم کے بالکل شروع میں ہوگی۔ جن کے سفر شروع میں طے ہوتے ہیں وہ عام طور پر پہلے مدینہ جاتے ہیں، آٹھ دن رہتے ہیں، پھر مکہ بھیجے جاتے ہیں۔

ایک دلچسپ بات: آپ کو ایک بھی حاجی نہیں ملے گا جس نے پورے اکتالیس نمازیں مکمل کی ہوں۔ آٹھ دن کا مطلب کل چالیس نمازیں ہیں۔ جیسے ہی آپ پہنچیں اور چالیس نمازیں مکمل کریں، بہت کم لوگ یہ کر پاتے ہیں — بہت سے لوگوں کو صرف انتالیس ملتی ہیں۔ لیکن جیسے ہی وہ وقت مکمل ہوتا ہے، آپ کو مکہ کے عزیزیہ بھیج دیا جائے گا۔

ہوائی اڈے پر آمد: پرسکون رہنا

جب آپ لکھنؤ سے مدینہ ہوائی اڈے پر پہنچتے ہیں، تو آپ کے پاس صرف ہاتھ کا سامان ہوگا۔ اور کچھ نہیں۔ باہر نکلتے وقت، اپنے ذہن سے یہ فکر بالکل مٹا دیں: "یہ بہت بڑا ہوائی اڈہ ہے — اگر میں گم ہو گیا تو؟" آپ بالکل گم نہیں ہوں گے۔

اگر ہوائی اڈے سے باہر نکلنے کے بعد اذان ہو جائے، تو وہاں ایک مسجد ہے — نماز پڑھیں۔ بالکل فکر نہ کریں۔ اگر وضو کرنا ہو، تو سہولیات میں جائیں اور کریں۔ اگر بیت الخلاء جانا ہو، تو بغیر سوچے جائیں۔ اپنی پریشانی چھوڑیں — آپ کہاں پہنچے ہیں؟ مدینہ۔ شہروں کے شہر مدینہ پہنچنے کے بعد، کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔ آپ کو وہاں سکون برقرار رکھنا ہے۔

تازہ دم ہوں۔ آپ کو انڈیا کے رنگوں یا جھنڈے کی نشانیاں پہنے بہت سے رضاکار نظر آئیں گے۔ وہ اشاروں سے آپ کو بسوں کی طرف رہنمائی کریں گے۔ ہوائی اڈے پر اپنے سوٹ کیس نہ اٹھائیں۔ آپ کا تمام سامان آپ تک کہاں پہنچے گا؟ آپ کے ہوٹل میں۔

جب آپ بس علاقے میں جائیں گے، وہاں کرسیوں کے ساتھ ایک بڑی جگہ ہوگی۔ آپ کو وہاں بٹھایا جائے گا۔ پھر آپ کو گروپوں میں بسوں میں سوار کیا جائے گا۔ آپ سکون سے اپنی بس میں چڑھیں گے۔ اپنا ہاتھ کا سامان نہ بھولیں — اسے اپنے ساتھ رکھیں۔ اکثر لوگ گھبراہٹ میں اپنا ہاتھ کا سامان بھول جاتے ہیں۔ بیوی سوچتی ہے شوہر نے اٹھایا؛ شوہر سوچتا ہے بیوی نے اٹھایا۔ کسی نے نہیں اٹھایا، اور کوئی اور لے گیا۔ یہ مسئلہ بن جاتا ہے۔ اپنا ہاتھ کا سامان اپنے ساتھ رکھیں، پھر بس میں سوار ہوں۔

روانگی سے پہلے انتظار

بس میں بیٹھ جانے کے بعد، حرکت سے پہلے آدھے گھنٹے سے ایک گھنٹہ لگ سکتا ہے۔ فکر نہ کریں — بس فوری نہیں جائے گی۔ آپ کی درست گنتی ہوگی۔ آپ کا پاسپورٹ وہیں ہوائی اڈے پر جمع کیا جائے گا۔ معلم کا عملہ آپ کی تمام تفصیلات کے ساتھ مکمل فہرست رکھتا ہے۔ صرف جب مکمل اور تصدیق شدہ گنتی ہو جائے گی، تب وہ بس کو روانہ ہونے کا اشارہ دیں گے۔ وہ بس کو ایک خط دیں گے جو راستے میں کسی بھی چیک پوسٹ پر دکھایا جائے۔

یہ بھی نہ سوچیں کہ آپ پیچھے چھوٹ جائیں گے۔ کوئی پیچھے نہیں چھوٹتا۔ جب تک بس میں اس کی مکمل فہرست کے تمام مسافر نہ ہوں، وہ نہیں جائے گی۔ تو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

بس میں آپ کو ہلکا پھلکا ناشتہ دیا جائے گا۔ پھر بس آپ کو براہ راست ہوائی اڈے سے کہاں لے جائے گی؟ آپ کے مدینہ ہوٹل تک۔

ہوٹل کے انتظامات

ہندوستان سے روانہ ہونے سے پہلے، آپ کو ایک ہوٹل نمبر دیا جائے گا — مدینہ ہوٹل نمبر ۲۰، یا ۱۲۰، یا ۲۲۰، یا ۵۲۔ جب آپ کو وہ نمبر ملے گا (اور انشاء اللہ ہمیں ملے گا)، ہندوستان میں ہی ہم آپ کو واٹس ایپ پر آپ کے ہوٹل کی عمارت کے بارے میں تمام تفصیلات بھیجیں گے — راستہ، عمارت کا نام، سب کچھ۔ اس سب کا ہمارے پاس مکمل ڈیٹا ہے جو ہم آپ سے شیئر کریں گے۔ آپ کو اس کی بھی فکر نہیں کرنی۔

اپنا کمرہ لینا: دو طریقے

جب آپ اپنے ہوٹل پہنچتے ہیں، تو کمرہ کیسے ملے گا؟ دو طریقے ہیں — ان میں سے ایک لاگو ہوگا:

طریقہ اول: جب آپ پہنچیں، تو وہاں حج مشن کا عملہ موجود ہوگا (سعودی عرب میں حج کمیٹی کا عملہ حج مشن کہلاتا ہے)۔ ان کے پاس فہرست ہوگی۔ وہ نام چیک کریں گے — "محمد قاسم" — اور آپ کو کمرہ نمبر لکھا ہوا ہوٹل کی چابی دیں گے۔ فہرست منظم ہوگی، اور وہ آپ کو چابی دیں گے۔ آپ اس کمرے میں جائیں۔ کمرے نہیں بدلتے۔

طریقہ دوم: جب آپ ہندوستان سے روانہ ہوتے ہیں، تو آپ کو ایک انڈین آئی ڈی کارڈ ملتا ہے۔ تمام حجاج کو یہ کارڈ ملتے ہیں، اور آپ کو حج ہاؤس میں اسے گردن میں پہننا ہوگا۔ یہ گردن سے نہیں اترتا۔ یہ پورے وقت آپ کے ساتھ رہتا ہے۔

ہم مشورہ دیتے ہیں کہ آپ بس میں ہی "ٹوننگ" کر لیں۔ ٹوننگ کیا ہے؟ اگر دو لوگ ساتھ سفر کر رہے ہیں، تو کوئی اور جوڑا ڈھونڈیں جو آپ کو مناسب لگے۔ یہی موقع ہے۔ جب آپ مدینہ ہوٹل پہنچیں، تو ایک کارڈ لیں — اپنا — اور تین اور جمع کریں۔ کل کتنے کارڈ؟ چار کارڈ۔ یا پانچ کر لیں اگر تین کا گروپ دو کے ساتھ شامل ہو جائے۔ چار پانچ کا یہ گروپ بنتا ہے، اور جو مرکزی شخص ہو — جو ہجوم کو سنبھال سکتا ہو — وہ تمام کارڈ لے لیتا ہے۔ باقی آرام سے لابی کے صوفوں پر بیٹھ سکتے ہیں۔

وہ شخص معلم کے نمائندے کے پاس جاتا ہے، پانچ کارڈ دیتا ہے۔ وہ پانچ کارڈ دیکھ کر آپ کو پانچ بستروں کا کمرہ دے دیں گے۔ جو کمرہ ملے، وہیں رہیں گے۔

اپنا کمرہ سمجھنا

آپ کے کمرے میں تصویر میں دکھائے گئے جیسے پانچ بستر ہوں گے۔ آپ کا کمرہ ایسا ہی دکھے گا۔ آپ کا سامان آئے گا — ہو سکتا ہے آپ کے آنے کے دو گھنٹے بعد، یا چھ گھنٹے بھی لگ سکتے ہیں۔ آپ ابھی دکھائے گئے کمرے میں جائیں گے۔ اس کمرے میں attached باتھ روم اور ٹوائلٹ ہوگا۔

مدینہ کے ہوٹل ہندوستان کے ہوٹلوں جیسے ہی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہندوستان میں کسی بھی ہوٹل میں جائیں تو عموماً ایک کنگ سائز ڈبل بیڈ ہوتا ہے۔ سعودی عرب میں سنگل بستروں کا رواج ہے۔ چار بستر، پانچ بستر — کبھی کبھی آٹھ بستر بھی ایک کمرے میں۔

ہندوستان کی حج کمیٹی نے اپنی ہدایات میں لکھا ہے کہ لوگ وہاں لڑنا شروع کر دیتے ہیں یہ کہہ کر: "نہیں بھائی، ہم اس کمرے میں کیسے رہیں؟ آٹھ لوگ؟" لیکن آپ نے پہلے ہی ایک اقرارنامے پر دستخط کیے ہیں: "ہاں، میں اس سے متفق ہوں۔" جب آپ متفق ہو چکے، تو بعد میں سائیکل دستیاب نہ ہونے پر کیوں لڑنا؟ پہلے فیصلہ کر لینا چاہیے تھا۔ آپ معاملے میں پھنس گئے۔

یا دستخط نہ کریں، یا جو دستخط کیا اسے قبول کریں۔ دستخط ہی اہم ہے۔ جب شادی میں آپ نکاح نامے پر دستخط کرتے ہیں، تو وہی مانا جاتا ہے۔ اگر ثبوت چاہیے تو نکاح نامہ دکھایا جاتا ہے۔ اسی طرح آپ نے حج کمیٹی کو یہ دیا: "ہاں، میں متفق ہوں۔ چاہے دس بستروں کا کمرہ دیں، بھائی، کوئی مسئلہ نہیں۔"

اکثر لوگ اس بارے میں لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔

⚠️ اہم تنبیہ: مقدس شہر میں وقار برقرار رکھنا

مدینہ میں لڑنا ایک سنگین معاملہ ہے۔ میرے دوست، سنیں: یہاں تک کہ اگر آپ کو سب سے قیمتی اخروٹ ملے، تو آپ کو اسے دانتوں سے "کڑکا" کر نہیں توڑنا چاہیے — یہاں تک کہ وہ بھی نامناسب رویہ ہے۔ یہ مدینہ ہے۔ لڑائی جھگڑا آپ کو سنگین مشکل میں ڈالے گا۔ سیدھے الفاظ میں، آپ پھنس جائیں گے۔

کیونکہ اللہ کا واضح فرمان ہے: جس نے ہمارے نبی کو قبول نہ کیا، ہم اس سے مل بھی نہیں سکتے۔ اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ صرف نبی ﷺ کے ذریعے ہے۔ تو جہاں اخروٹ کی "کڑک" بھی پکڑی جا سکتی ہے، وہاں آپ کہتے ہیں کہ بستر کے انتظامات قبول نہیں کریں گے؟

چاہے پانچ بستروں کا کمرہ ملے یا چار کا، آپ وہاں نماز کے لیے گئے ہیں۔ بس یہ ذہن میں رکھیں اور اسی سوچ میں رہیں۔ جب ہمارے والد کو آئی سی یو میں داخل کیا جاتا ہے، تو ہم ہسپتال سے اپنے لیے بستر نہیں مانگتے۔ ہم بس انتظار کرتے ہیں — رپورٹوں کا، ٹیسٹوں کا، مزید ٹیسٹوں کا — اور رات کرسی پر بیٹھ کر گزارتے ہیں۔ بالکل یہی ہوتا ہے۔ ہمارا مقصد کیا ہے؟ والد ٹھیک ہو جائیں۔ بس یہی ایک مقصد ہے۔

اور وہاں ہم اپنے والد کے لیے، اپنے بچوں کے لیے معافی مانگنے گئے ہیں۔ یہ کام میڈنٹا ہسپتال نہیں کر سکتا۔ اپولو نہیں کر سکتا۔ ہم اللہ سے مانگنے گئے ہیں، اور ہم کتنے بستر دیے کے شور میں الجھ گئے؟ میرے دوست، محتاط رہیں۔

اختتام: اپنے سفر کے لیے صحیح توجہ

جیسے آپ اس مقدس سفر کا آغاز کریں، یاد رکھیں کہ آپ کے سامنے آنے والا ہر چیلنج — چاہے وہ جہاز میں نماز ہو یا ہوٹل کے کمرے — صبر، عاجزی، اور فہم کا مظاہرہ کرنے کا موقع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج عرفات ہے، لیکن حج وہ ہر لمحہ بھی ہے جب سے آپ گھر سے نکلتے ہیں واپسی تک۔ اس سفر کے دوران آپ کا کردار اتنا ہی حج کا حصہ ہے جتنا مکہ میں آپ کے مناسک۔

مسافر کی نماز کے سوالات میں شیطان کو آپ کو بھٹکانے نہ دیں جب آپ کو اپنی نماز کے معیار پر توجہ دینی چاہیے۔ ہوٹل کے کمروں پر پریشانی کو نبی ﷺ کے شہر میں آپ کے سکون کو نہ خراب کرنے دیں۔ ہوائی جہاز کے عملے یا ہوٹل کے ملازمین کو عبادت کے جوش میں تکلیف نہ دیں۔

آپ اللہ کے گھر جا رہے ہیں، اس کے محبوب نبی ﷺ کے شہر جا رہے ہیں۔ کھلے دل، صابر روح، اور کیے گئے انتظامات پر اعتماد کے ساتھ جائیں۔ اس بات پر توجہ دیں جو واقعی اہم ہے: اپنے رب کے سامنے سچے دل سے کھڑے ہونا، اس سے معافی مانگنا، اور نبی ﷺ کے نقش قدم پر چلنا۔

ہم نے جو عملی تفصیلات بیان کی ہیں — نمازیں، فون، آمد، اور رہائش — وہ آپ کو ذہنی سکون دینے کے لیے ہیں تاکہ آپ اپنے سفر کے روحانی مقصد پر توجہ مرکوز کر سکیں۔ ان معاملات کو دانائی سے سنبھالیں، اور آپ کا دل اس چیز سے جڑا رہے جو سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

فوری حوالہ گائیڈ

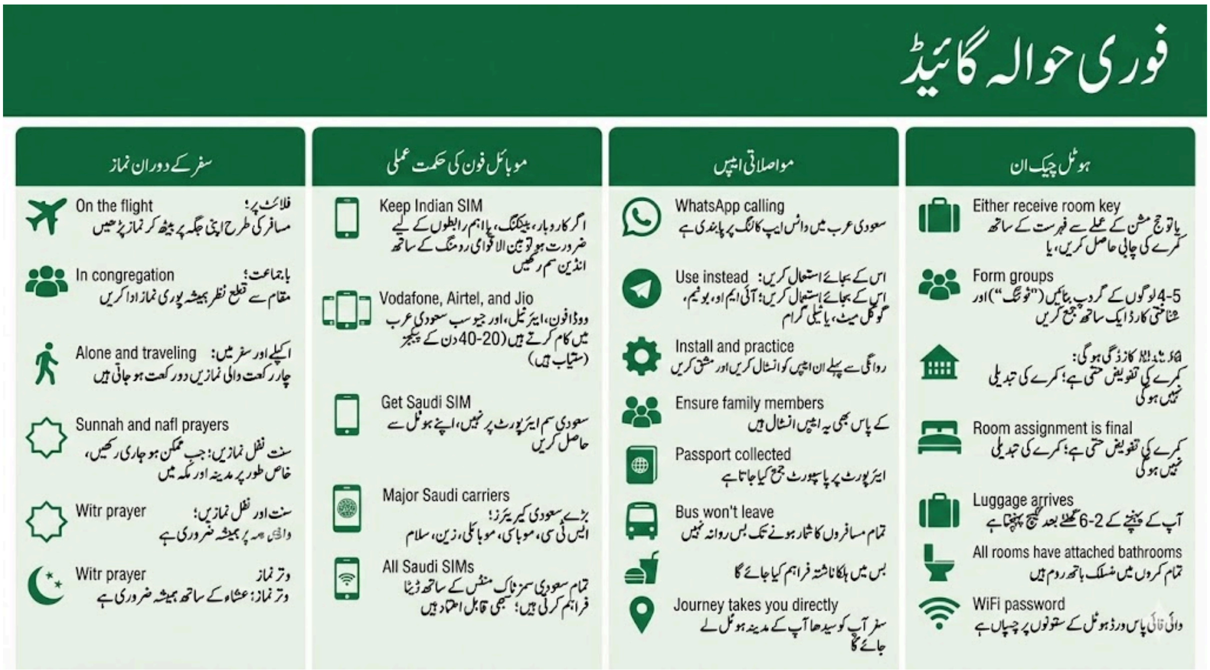

یاد رکھیں: اگر حجاج اپنی توانائی کا 10 فیصد حصہ جو وہ لاجسٹکس کی فکر میں صرف کرتے ہیں، اپنے اصل حج کے تجربے کو کامل بنانے پر لگائیں، تو یہ بہت شاندار ہوگا۔ اپنی ترجیحات کو سیدھا رکھیں، اللہ کے انتظامات پر بھروسہ رکھیں، اور اپنے سفر کے مقدس مقصد پر توجہ مرکوز کریں۔

آپ کا حج منتظر ہے۔ اللہ کرے کہ یہ آپ کی زندگی کا بہترین تجربہ ہو اور اللہ کی طرف آپ کی راہ میں ایک اہم موڑ ثابت ہو۔

یہ رہنما کتاب حج 1444-1447 (2023-2026) کے تجربات پر مبنی ہے اور اسے مسلسل اپ ڈیٹ کیا جا رہا ہے۔ آمین۔ اللہ آپ کے سفر کو بابرکت بنائے۔

مراجع

हज 2026|| तर्बियती कैम्प || EPISODE 4